تقریر

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

"استغفار کلیدِ ترقیاتِ روحانی ہے"

(مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤۡتِ کُلَّ ذِیۡ فَضۡلٍ فَضۡلَہٗ ؕ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ کَبِیۡرٍ (ھود: 4)

نیز یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامانِ معیشت عطا کرے گا اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کے شایانِ شان فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہارے بارہ میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

وقت ہے توبہ کرو جلدی مگر کچھ رحم ہو
سست کیوں بیٹھے ہو جیسے کوئی پی کر کوکنار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اُس سے ڈر نہیں
اُن کو جو جھکتے ہیں اُس درگہ پہ ہو کر خاکسار

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استغفار کے حوالے سے ایک دوست کو کی گئی ایک نصیحت پر مشتمل فقرہ "استغفار کلیدِ ترقیاتِ روحانی ہے" ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اپنے قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی تو حضورؑ نے فرمایا کہ "استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سُبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 449 ایڈیشن 1988ء)

قرآن اور احادیث کا مطالعہ کرتے وقت اگر غور کیا جائے تو استغفار اور توبہ کے الفاظ اکھٹے استعمال ہوئے ہیں۔ جیسے سورۃ ہود کی آیت 4 جس کی تلاوت مَیں تقریر کے آغاز کر آیا ہوں اِس میں استغفار اور توبہ کا ایک ہی جگہ ذکر ہے۔ اِسی سورت کی آیت 53 کو اگر آیت 4 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو استغفار اور توبہ کا مفہوم زیادہ کھل کر واضح ہوتا ہے۔ آیت 4 کا ترجمہ یہ ہے۔

نیز یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامانِ معیشت عطا کرے گا اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کے شایانِ شان فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہارے بارہ میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

اور آیت 53 کا ترجمہ یہ ہے۔

اور اے میری قوم! اپنے رب سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ وہ تم پر لگاتار مینہ برساتے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور جرموں کا ارتکاب کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر نہ چلے جاؤ۔

اِن دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے استغفار اور توبہ کے انعامات کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین سامانِ معیشت کے ساتھ ساتھ شایانِ شان فضل عطا کرے گا نیز مادی اور روحانی مینہ برسا کر مادی اور روحانی قوت میں اضافہ کرتا چلا جائے گا۔ اِسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ نوح آیات 11 تا 13 میں بیان کر کے مزید انعامات اور افضال کا ذکر فرمایا ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو حضورؑ تقریر کے عنوان میں بیان فرمانا چاہتے ہیں اور قرض کے چُکانے کے لئے استغفار کے کثرت کے ساتھ پڑھنے کی نصیحت میں مضمر ہے۔

سامعین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! مَیں دن میں اللہ تعالیٰ سے ستّر (70) مرتبہ سے زیادہ استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبیؐ فی الیوم واللَّیلَۃِ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اِس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام تُوْبُوْا اِلَیْہِ (ھود) ہے اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہو گا یُمَتِّعْکُمْ مَتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی (ھود:3) سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پالو گے۔ ہر ایک حس کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارجِ ترقی کو حاصل کرتا ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 69-68 ایڈیشن 1984ء)

استغفار کے معانی بیان کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفْر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسْتَغْفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد لیا گیا کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔“

(عصمتِ انبیاء علیہم السلام، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 671)

پھر فرماتے ہیں۔

”اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں...ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالےٰ کی عظمت کو مدِ نظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 303، ایڈیشن 1984ء)

اوپر ہم سُن آئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شخص کو قرض اُترنے کے واسطے فرمایا تھا کہ

”استغفار بہت پڑھا کرو۔“

اِسی طرح ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھ پر بہت قرض ہے، دعا کیجیے۔ فرمایا:

”توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو استغفار کرتا ہے اُسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 434، ایڈیشن 1988ء)

یعنی کثرت استغفار پریشانیوں اور مصائب و تنگ دستی کو دُور کرتا ہے۔

اسی طرح ایک شخص نے عرض کی کہ حضورؑ! میرے لیے دعا کریں کہ میری اولاد ہو جائے آپؑ نے فرمایا:

”استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 444، ایڈیشن 1988ء)

خدا اس قدر غفور و رحیم ہے کہ وہ انتظار کرتا ہے کب اس کا بندہ اس کے حضور گناہوں کی گٹھڑی لے کر آئے اور وہ اس کی مغفرت کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”یہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ (البقرۃ:223) سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے۔ پچھلے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں پھر آئندہ کے لیے خدا سے معاملہ صاف کر لے۔ اس طرح پر خدا کے اولیاء میں داخل ہو جائے گا اور پھر اس پر کوئی خوف و حزن نہ ہو گا۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 594-595، ایڈیشن 1988ء)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ

” حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ (البقرۃ:223) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ توبہ حقیقت میں ایک ایسی شئے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ یہی باعث ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بے جا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 432، ایڈیشن 1988ء)

سامعین! تمام خلفاء سلسلہ توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلاتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

”ہر عبادت کے بعد استغفار کا حکم ہے۔ دیکھو! بڑی عبادت سجدہ ہے اور سجدہ کے بعد پڑھا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ وَعَافِنِیۡ۔ ایسا ہی جب نماز سے فارغ ہو جائیں تو استغفار پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بیان فرمایا کہ جب حج کی عبادت ختم ہونے کے قریب آئے تو استغفار پڑھو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے جب اٹھتے تو 70 سے 100 (بار) تک استغفار پڑھتے۔“

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 337-338)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”انبیاء اس فطرتی کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی! تو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 607)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بعض لوگوں پر دکھ کی مار ہوتی ہے اور وہ ان کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (الزلزال:9) پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو، بداعمالیاں حد سے گزر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے تو عام طور پر دلوں

میں اس کی محبت کا القا کر دیتا ہے۔ لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گزر جاتا ہے۔ اس وقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے۔ تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 297-298 ایڈیشن 1984ء)

" گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بد ثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بُھن کر راکھ ہو جاویں۔ یہ وقت بڑے خوف کا ہے۔ اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملّت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہر گز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 299 ایڈیشن 1984ء)

سامعین! اب تقریر کے آخر پر زیر بحث مضمون کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پیش ہیں۔

جون 2012ء میں دورہ امریکہ کے دوران ایک سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"سوسائٹی میں، اپنے گھر میں، اپنے سسرال والوں کے ساتھ اور اپنے ماحول میں جو بھی بے چینیاں اور پریشانیاں پیدا ہوں وہ استغفار کرنے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنے سے دور کی جا سکتی ہیں۔"

(الفضل انٹر نیشنل 17ء اگست 2012ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک اور مقام پر توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"...جب انبیاء کی یہ حالت ہو کہ وہ ہر وقت استغفار کرنے، ہر وقت اپنے رب سے اس کی حفاظت میں رہنے کی دعا کرتے ہیں تو پھر ایک عام آدمی کو کس قدر اس بات کی ضرورت ہے کہ اس سے جو روزانہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں غلطیاں ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں ان سے بچنے کے لئے یا ان کے بد اثرات سے بچنے کے لئے استغفار کرے اور اگر پہلے اس طرف توجہ ہو جائے تو بہت سی غلطیوں اور گناہوں سے انسان پہلے ہی بچ سکتا ہے۔ پس اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے مومن بندوں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (البقرۃ:223) کی توبہ قبول کرنے، ان کی بخشش کے سامان پیدا کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے اور قرآن کریم نے بیسیوں جگہ مغفرت کے مضمون کا مختلف پیرایوں میں ذکر کیا ہے، کہیں دعائیں سکھائی گئی ہیں کہ تم یہ دعائیں مانگو تو بہت سی فطری اور بشری کمزوریوں سے بچ جاؤ گے۔ کہیں یہ ترغیب دلائی ہے کہ اس طرح بخشش طلب کرو تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو گے۔ کہیں بشارت دے رہا ہے، کہیں وعدے کر رہا ہے کہ اِس اِس طرح میری بخشش طلب کرو تو اس دنیا کے گند سے بچائے جاؤ گے اور میری جنتوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ کہیں یہ اظہار ہے کہ مَیں مغفرت طلب کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں۔ غرض اگر انسان غور کرے تو اللہ تعالیٰ کے پیار، محبت اور مغفرت کے سلوک پر اللہ تعالیٰ کا تمام عمر بھی شکر ادا کرتا رہے تو نہیں کر سکتا۔ ہماری بد قسمتی ہو گی کہ اگر اس کے باوجود بھی ہم اس غفور رحیم خدا کی رحمتوں سے حصہ نہ لے سکیں اور بجائے نیکیوں میں ترقی کرنے کے بُرائیوں میں دھنستے چلے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے۔ وہ ہمیشہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے رکھے اور ہمیں ہر گناہ سے بچائے اور گزشتہ گناہوں کو بھی معاف فرماتا رہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14ء مئی 2004ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے مقصدِ پیدائش کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ دنیا اور اس کے کھیل کود اور اس کی چکا چوند تمہیں تمہارے اس دنیا میں آنے کے مقصد سے غافل نہ کر دے بلکہ ہر وقت تمہارے پیش نظر یہ رہنا چاہئے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے، اس کی عبادت کرنی ہے۔ اگر یہ

مقصد تمہارے پیش نظر رہے تو یاد رکھو یہ دنیا خود بخود تمہاری غلام بن جائے گی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اِس دنیا میں جہاں بھی ہم نظر ڈالتے ہیں شیطان بازو پھیلائے کھڑا ہے۔ اس کے حملے اور اس کے لالچ اس قدر شدید ہیں کہ سمجھ نہیں آتی اُن سے کیسے بچا جائے۔ ہر کونے پر، ہر سڑک پر، ہر محلے میں، ہر شہر میں شیطانی چرخے کام کر رہے ہیں۔ اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو ان شیطانی حملوں سے بچنا مشکل ہے۔ جدھر دیکھو! کوئی نہ کوئی بلا منہ پھاڑے کھڑی ہے۔ دنیا کی چیزوں کی اتنی اٹریکشن (Attraction) ہے، وہ اتنی زیادہ اپنی طرف کھینچتی ہیں اور سمجھ نہیں آتی کہ انسان کس طرح اپنے مقصد پیدائش کو سمجھے اور اس کی عبادت کرے۔ لیکن ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہے کہ اُس نے خود ہی ان چیزوں سے بچنے کے لئے راستہ دکھا دیا ہے کہ مستقل مزاجی اور مضبوط ارادے کے ساتھ استغفار کرو تو شیطان جتنی بار بھی حملہ کرے گا منہ کی کھائے گا اور اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2005ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گزشتہ گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے مستقل خدا کے سامنے جھکا رہے اور جب اِس طرح عمل ہو رہے ہوں گے تو خدا تعالیٰ اپنی پناہ میں لے لے گا اور جو خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ جائے تو اسے جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا شیطان کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ اب اس سے وہی عمل سرزد ہو رہے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے عمل ہوں گے۔ وہ تمام بُرائیاں ختم ہو جائیں گی جو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں روک ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2005ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں استغفار کرنے اور اس کی پناہ میں آنے کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿